حضرت العلامہ مولانا قاضی عبدالکریم کلاچوی

اُطلبوا الشیخ فی احدی الثلاث

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق، سوانح اور پیغام

بعد الحمد والصلوٰۃ الحق ترجمان حقانیہ کے مکرر سہ کرر فرمائش پر حضرت شیخ مولانا عبدالحق صاحبؒ مہتمم دارالعلوم حقانیہ سابق استاذ حدیث و مدرس اعلیٰ دارالعلوم دیوبند پر چند گذارشات پیش خدمت ہیں فان کان صواباً فمن اللّٰہ وان کان غیر ذالک فمنی ومن سوء فہمی۔

تحسین ناشناس | احقر کے خیال میں حضرتؒ پر ہیچ مایس ماندگان کا کچھ لکھنا تحسین ناشناس ہے اور صائب مرحوم کے نزدیک اس سے شعر کی قدر شکنی ہوتی ہے نہ کہ عزت افزائی۔ ان کا قول ہے ؎

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین ناشناس سکوت سخن شناس

سخن شناس حضرات کا قحط ہے۔ حضرت شیخؒ کے قدر شناس آپ سے پہلے ہی منزل پا چکے ہیں۔

برزخ میں آپ کا استقبال | غیب کا علم تو خاصۂ خداوندی ہے۔ شیخؒ کی حیات طیبہ سے اندازہ یہی ہے "واللہ حسیبہ" کہ کرزبن وبرہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر جس طرح اہل مقبرہ نئے کپڑے پہن کر خوشی خوشی ان کی آمد کا انتظار کرتے رہے۔ کما فی شرح الصدور للسیوطی رحمۃ اللہ۔ حضرت کے اسلاف کرام رحمۃ اللہ علیہم نے یہی کچھ اسی شان سے آپ کا استقبال کیا ہوگا۔ والعلم عند اللہ

زندگی کے مخفی گوشے | میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت پر کچھ لکھا نہ جائے۔ جن حضرات کو شیخ کے ساتھ طویل صحبت کی سعادت نصیب ہو چکی ہے اولاً یا آخراً اور حضرت کی زندگی کے کچھ مخفی گوشے انہیں معلوم ہیں۔ بالخصوص دارالعلوم دیوبند کے دور مدرسی کے حالات وہ انہیں ضرور قوم کے سامنے لائیں اور یہ اس لئے کہ زندہ قومیں اسلاف کی ماضی میں اپنے حال پہ غور کر کے اس پر عمل کرتی ہیں یہی نسل کے لئے ان کا عظیم ورثہ ہیں ــــ

لقد کان فی قصصہم عبرۃ لاولی الالباب

دارالعلوم دیوبند کی اعلیٰ تدریس | میری ناقص معلومات کے مطابق علاء سرحد میں یہ یاران ثلاثہ سیدی

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی قدس سرہ ۔ حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب نافع رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شیخ ؒ یہی وہ عظیم شخصیتیں ہیں جنہیں دارالعلوم دیوبند میں اعلیٰ مدرسی کی دنیا راست آئی ہے ۔ علوم دینیہ کے یہی اقانیم ثلاثہ اور دینی علوم کے دیار بلا فع کے یہی ثلاث الاثافی ہیں ۔ جن پر علماء سرحد کو فخر کرنے کا حق حاصل ہے ان کے علاوہ یا تو مجھے معلوم نہیں ہیں یا وہ حضرات قلیل عرصہ تک رہے ہوں گے ۔ جنہیں علمی دنیا میں خاص شہرت نہیں مل سکی ہے

وذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

ولو کرہ الاعداء من کل حاسد

بہرحال حضرت کی زندگی کے گم شدہ اوراق اگر مل سکیں تو انہیں ضرور منظر عام پر آنا چاہئے ۔ ہاں صرف اطراء مادح اور عام رواج کے مطابق محض زبانی جمع خرچ کی اب شیخ کو ضرورت نہیں رہی ۔ کیونکہ آپ انشاء اللہ انا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقًا کے مقام پر فائز المرام ہو چکے ہیں اور اب آپ مدح اور قدح قادح سے بے نیاز ہیں ۔ واللہ بصیر بالعباد ۔

عود الی المقصود میں نے اوپر کا عنوان تفاؤلاً حدیث سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے لیا ہے ۔ آپ نے جان دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کی درخواست کی ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یقین دلایا کہ انشاء اللہ ایسا ہو گا ۔ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا این اطلبك یارسول اللہ اے اللہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کو عرصۂ محشر میں کہاں کہاں ڈھونڈوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فی احدی الثلاث ان تین مقامات پر مجھے ڈھونڈتے ہوئے انشاء اللہ مل جاؤں گا ۔

عند الصراط ۔ عند المیزان ۔ وعند الحوض ۔ پل صراط پر ، میزان اعمال پر یا پھر حوض کوثر پر ۔

میں سمجھتا ہوں عالم برزخ میں پہنچنے کے بعد آپ نے شیخ سے ملنا ہے تو ان تین مقامات میں آپ کو تلاش کریں ۔ انشاء اللہ آپ ان کی زیارت بلکہ اعانت سے محروم نہیں رہیں گے ۔

دعوات حق ۔ معرکہ اسلام اور حقائق السنن وامثالہا میں گویا اب بھی آپ آواز دے رہے ہیں کہ ع

ہر کہ دیدن میل دارد در سخن بیند مرا

دعوات حق دعوات حق کا ایک ایک حرف پڑھتے جائیے آپ پر موعظۂ حسنہ کی حقیقت کھلتی جائے گی ۔ اُمت کا غم ہمہ پہلو اس کی خیر خواہی اور زندگی کے ہر شعبہ پر اسلام کی معجزانہ گرفت سے آپ اچھی طرح واقف ہوتے جائیں گے ۔ بغرض دعوات حق کے آئینہ میں آپ شیخ کو منبر و محراب سے حقیقی اسلام کی تلقین کرتے ہوئے پائیں گے ۔

معرکہ اسلام | میں آپ محسوس کریں گے کہ واقعی مذہب غالب اور سیاست مغلوب ہے آپ کے ان بیانات سے مذہب برائے سیاست اور سیاست برائے مذہب کا فرق آپ پر واضح ہوگا۔ اس کے گہرے مطالعہ سے انشاء اللہ آپ موجودہ پرفریب سیاست سے محفوظ رہیں گے۔ واللہ التوفیق من اللہ تبارک و تعالیٰ۔ حاصل یہ ہے کہ سیاست کو مسلمان دیکھنا ہے تو اسمبلی میں حضرت کی تقاریر کا مطالعہ فرمائیں۔

حقائق السنن | میں آپ کو شیخ ایک عظیم محدث کی قبا و عبا میں نظر آئیں گے۔ حدیث مصطفوی علی قائلہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت آپ کے دل پر غالب رہے گی۔ اور آپ کو ترمذی شریف میں امام ترمذی اور امام شافعی رحمہ اللہ علیہ نہیں بلکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ بولتے نظر آئیں گے۔ آپ محسوس کریں گے کہ فقہ حنفیہ ہی قرآن و سنت اور اجماع امت کی صحیح تعبیر و تشریح ہے۔

حضرت کے تلامذہ | اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ درخت پھل سے پہچانا جاتا ہے استاد کو بھی شاگردوں میں اور شیخ کو اپنے مریدوں میں بھی تو دیکھا جا سکتا ہے۔ حضرت شیخ کے چھ ہزار شاگرد بتائے جاتے ہیں پھر کیوں نہ تم حضرت مرحوم کو ان میں دیکھ لینے (کی کوشش کر لیتے)

(غرض یہ ہے کہ حضرتؒ کے تلامذہ مجاہدین و مہاجرین افغانستان ہی میں تو محصور نہیں جنہوں نے حقانیہ میں جو دین پڑھا اور شیخ سے جو اسلام سیکھا اسی کی سربلندی کے لئے تقریباً چودہ لاکھ شہداء کرام کے خون کا نذرانہ پیش کیا۔ تیس لاکھ سے زائد مہاجرین نے گھر بار چھوڑا راحت و آسائش کو قربان کیا لاکھوں بلکہ کروڑوں کی جائیداد پر لات ماری اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ ان کا جذبہ جہاد بصورت قتال فی سبیل اللہ آج بھی شباب پر ہے اور خوشی خوشی اعلان پر اعلان ہو رہا ہے

دست از طلب ندارم تا کام من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

حضرت کے تلامذہ میں صرف اسی ایک قسم کے منور چہروں میں حضرت کی زیارت کی جا سکتی ہے تدریس و تعلیم، تعلم و خطابت، تصنیف و تالیف رد فرق باطلہ، شاید کوئی بھی ایسا محاذ جس پر حضرت کا شاگرد نہ ہو۔ یہ پارلیمنٹ کا معرکہ شریعت بل اور تحریک نفاذ شریعت بھی تو اصلاً حضرت شیخ ہی کے دو تلامذہ مولانا سمیع الحق اور مولانا قاضی عبداللطیف ہی کا لازوال تاریخی کارنامہ ہے۔

حسرت بھری آہ | لیکن افسوس صد افسوس کہ شیخ کے بعض تلامذہ نہ صرف موجودہ اور مروجہ جمہوریت عوام پر ستم کی حکومت پر لٹو رہے بلکہ حضرت کی تحریک شریعت کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹ بھی بنے رہے۔

خراج تحسین پیش کرنے کا صحیح طریقہ | سب جانتے ہیں کہ ہمارے ملک کا عدالتی نظام سراسر غیر اسلامی ہے اور

یہ بھی جانتے ہیں کہ آنحضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے قوانین پر بالادستی قرآن وسنت کی کھلی توہین ہے۔ جس سے وطن قہرالٰہی کی زد میں ہے۔ بھائی بھائی کا گلا کاٹ رہا ہے۔ سکھ اور چین نام کو نہیں اور ملک چیخ رہا ہے کہ ع

زمیں دشمن زماں دشمن چمن میں باغباں دشمن

غیراسلامی قوانین کے باعث ملک میں حرام خوریاں اور حرام زدگیاں سوفیصد بڑھ رہی ہیں کیونکہ الٰہی قوانین کے ماتحت زید کی زمین عمرو کو مل رہی ہے۔ بکر کی جائز منکوحہ کو کسی بھی خاوند سے نکاح درحقیقت زنا کی اجازت مل رہی ہے۔ ستم بر ستم یہ کہ اس کے خلاف آواز اٹھانے والے علماء پر توہین عدالت کے مقدمات چلائے جاتے ہیں مگر وائے حسرت کہ مسلمانوں ہی کے ملک میں توہین شریعت "جس کا ارتکاب ہماری الٰہی برائے نام عدالتوں میں روزمرہ کا معمول ہے" کا مقدمہ ان پر نہیں چلایا جاسکتا ـــ اور یہ کھیل اس وقت ۸۹ء کے وسط تک نئے سیاسی اور جمہوری انقلاب کے باوجود بھی مرکز اور چاروں صوبوں کی وزارتوں میں کھیلا جا رہا ہے۔ ضلع ڈیرہ میں مولانا محمد شفیع صاحب پر اور ضلع سرگودھا میں ساہیوال کے حضرت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب پر اسی قسم کے مقدمے چل رہے ہیں۔

کیا رب قدیر کی عدالت کبھی قائم نہیں ہوگی۔ اور پھر کیا شریعت محمدیہ کے خلاف فیصلہ دینے والے توہین شریعت کی سزا سے بچ سکیں گے اور کیا اس کی ذمہ داری باقتدار ... ماننوں پر نہیں ہے اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ ہماری "عدالتوں" میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔

شیخ سے سچی عقیدت اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ شیخ نے اسی غلاظت سے ملک کو پاک کرنے کے لئے نفاذ شریعت کی تحریک چلائی۔ تحریک شریعت کی سرپرستی کی سینٹ میں اس کے لئے بل پیش کرایا۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر کسی کو شیخ سے سچی عقیدت ہے تو بلا کسی تاخیر کے اپنی ترجیحات میں عدالتی نظام کو مسلمان بنانے کا بیڑہ اٹھائے۔

متحدہ علماء کونسل میں شیخ کے متوسلین کو خاص مقام حاصل ہے جس طرح عورت کی سربراہی والے منکر کے خلاف آواز اٹھانا ان کے تصریحات میں ہے۔ عدالتی نظام کو شریعت کا پابند بنانا اس سے بھی اہم اور اولیٰ جزو بنوائیں۔ اس سے ایک طرف اپنا فریضہ ادا ہوگا تو دوسری جانب اس وسوسہ کا بھی قلع قمع ہوگا۔ کہ یہ تحریک کسی سیاسی ہدف سے ملوث ہے۔ بہرحال شیخ کے متوسلین کو صاف صاف یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ

الف۔ ملک کی تمام عدالتوں کو فی الفور قرآن وسنت کا پابند بنایا جائے۔ جس کی نظیر وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ کا شرعی بنچ کا اپنے دلائل اور اپنے فیصلوں میں قرآن وسنت کا پابند ہونا ہے

ب ۔ فقہی اختلاف کا ہوّا مذہب دشمن لوگوں نے کھڑا کیا ہوا ہے ۔ ورنہ بات صاف ہے ۔ کہ جہاں فریقین مدعی مدعلیہ ایک ہی فقہ شافعی مالکی حنبلی سلفی وغیرہ وغیرہ کے پابند ہوں اسی فقہ سے انہی کے حاکم سے (جو حسب ضرورت صوبہ کمشنری وغیرہ میں مقرر کیا جاسکتا ہے) ان کا فیصلہ کرایا جائے ۔ اور اگر فریقین فقہی لحاظ سے مختلف ہوں تو دنیا بھر کے ضابطہ کے مطابق اکثریت کی فقہ "حنفی فقہ" کے مطابق فیصلہ لازم ہو گا ۔ معلوم نہیں کہ اس میں شرمانے کی کیا بات ہے ۔ زیر لب بات کرنے سے نہ آج تک کچھ بنا نہ آئندہ بننے کا امکان ہے جرأت ایمانی کی ضرورت ہے ۔ کہنے کو تو سب کہتے ہیں کہ ہم بالکل یہی چاہتے ہیں اور اسی کے لئے یہ سب کچھ کر رہے ہیں ۔ لیکن جب میدان میں اترتے ہیں تو

واذا رأوا تجارۃً او لھواً انفضوا الیھا وترکوک قائماً کا منظر سامنے ہوتا ہے اسلام ان کا منہ تکتا ہوا گنگناتا ہے کہ ع

بہار میرے لئے اور میں تہی دامن

مارشل لا ہٹانے کا مطالبہ ہو گا ۔ صوبائی اختیارات پر لڑائی ہو گی ۔ انتخاب انتخاب کے نعروں سے آسمان سر پر اٹھا لیا جائے گا غیر جماعتی انتخاب پر بائیکاٹ ہو گا ۔ سب کچھ صحیح ۔ لیکن کفریہ قوانین کو ختم کرنے اور عدالتوں کو قرآن وسنت اور اجماع امت کا پابند بنانے میں سو سو کیڑے نکالے جائیں گے ۔ روزمرہ نکاح وطلاق تک کے مسائل میں حرام وحلال کے فیصلوں میں مذہب کا منہ چڑایا جا رہا ہے ۔ اسلام کی بالادستی منوا لی گئی ہے کا شور مچایا جائے گا ۔ مگر عدالتوں میں نہ قرآن کی دلیل پیش ہو گی نہ سنت کا حوالہ آئے گا ۔ نہ اجماع کی پابندی ہو گی ۔ ہائیکورٹ اور سپریم کورٹ کے فیصلوں کی پابندی تو ہر جج کا فرض ہو گا ۔ لیکن خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم صحابہ کرام علیہم الرضوان اور ائمہ اربعہ رحمہ اللہ علیہم کے فیصلوں کا پابند ہونا عدالتوں کے لئے باعث عار ہے ۔ اور ان کا نام لینے والے بڑے بڑے جغادریوں کے نزدیک پھانسی پر لٹکانے کے قابل ع

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است

سیاسی آداب سیاست کا غلبہ ہے دیندار حضرات بھی انہیں آداب میں جکڑے ہوئے ہیں ۔ کہتے ہیں نظام بدلے گا تو پھر سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔ نظام کو بدلنا چاہئے ۔ نظام بدلنے کی بات کی جاتی ہے تو ووٹر اور امیدوار کے شرعی شرائط پیش کرنے سے شرماتے ہیں ۔ انتخاب ہو لادینی اور اس کی کوکھ سے اسمبلی نکلے دیندار ۔ معمہ ہے نہ سمجھنے کا نہ سمجھانے کا ۔

تعجب ہے پر تعجب ہے کہ سینکڑوں فیلی مسائل کے لئے تو احتجاج ہوتا ہے جلوس نکلتے ہیں تحریکیں چلتی ہیں مگر غیر اسلامی قوانین کے ذریعہ حرام کو حلال بنانے اور حلال شرعی کو حرام گرداننے کا کھیل سب دیکھ رہے ہیں مگر

(باقی صفحہ ۶۰ پر)